20198 ـ كراٹے كھيلنے كا حكم جس ميں شرك اور جھكنا شامل ہے

سوال

ميں ايك تعليمى ادارے ميں كنگ فو (كراٹے) سيكھ رہا ہوں، اور تقريبا چار برس سے اسى معلم سے سيكھ رہا ہوں، اور اب ميں اس كے قريبى طلبا ميں شامل ہونے لگا ہوں جنہيں اس نے باقى طلبا سے مخصوص كر ركھا ہے، تا كہ انہيں لڑائى كے زيادہ اسلوب سكھائے، اور اس نے مجھے بيمارى اور اس كا چائنى علاج (يا كھيل كے معين اور مخصوص طريقے) سكھائے ہيں.
ٹرينگ سينٹر ميں اس وقت ميرى حالت يہ حتمى تقاضا كرتى ہے كہ ميں ٹرينگ سينٹر ميں مزيد افراد كو ٹرينگ كے ليے لاؤں، اور شخصى طور پر بھى ميرى نيت يہى ہے كہ ميں ٹرينگ سينٹر ميں مزيد افراد لاؤں جو اپنا دفاع كرنا سيكھ سكيں، ليكن اس ٹرينگ سينٹر ميں مشكل يہ ہے كہ وہ دو قسم كا شرك ـ اكبر ـ وقفہ وقفہ سے ہوتا ہے، چاہے ٹرينگ دينے والا معلم طالب كو اس پر مجبور نہيں كرتا جب تك كہ طالب علم خود اس ميں رغبت نہ ركھتا ہو.
تو كيا اس ٹرينگ سينٹر ميں لوگوں كو ٹرينگ كى غرض سے كہ وہ اس شركيہ كام ميں شريك ہوں حرام ہو گا، اور كيا اگر وہاں لائے جانے بچے ہوں تو بھى حكم ايك ہى ہو گا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

مختلف قسم كى وہ ايكسر سائز كرنا اور كھيليں جو شرعى حكم كے مخالف نہ ہوں اور اللہ تعالى كى عبادت كا مقصد پورا كرتى ہوں ان امور ميں شامل ہوتى ہيں جن پر شريعت نے ابھارا ہے تا كہ جسمانى صحت اور بدنى قوت اور عقل كى سلامتى بحال رہے، اور اس كى مشروعيت پركتاب و سنت كے دلائل ملتے ہيں، بلكہ اس پر ابھارا بھى گيا ہے.

ليكن بعض حالات ميں يہ كھيل اور ورزش حرام ہو جاتى ہيں، اور حرمت اس كى ذاتى بنا پر نہيں، بلكہ اس ليے كہ اس كى بنا پر كچھ حرام امور سرانجام ديے جاتے ہيں، اور يہى چيز سائل كى ذكر كردہ چيز پر بھى منطبق ہوتى ہے.

شرعى مخالفت كے وقوع كى مثال يہ ہے كہ: غير اللہ كے ليے جھكنا اور ركوع كرنا حرام ہے.

انس بن مالك رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" ايك شخص كہنے لگا: اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ہم ميں جب كوئى شخص اپنے دوست كو ملے تو

کیا وہ اس کے لیے جھك جائے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" نہیں "

تو وہ شخص کہنے لگا: تو وہ اس سے معانقہ کرے اور اس کا بوسہ لے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" نہیں "

تو وہ شخص کہنے لگا: تو کیا وہ اس سے مصافحہ کر لے ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جی ہاں، اگر چاہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (2728) ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے، سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3702) علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (160) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" سلام کے وقت جھکنا ممنوع کردہ افعال میں شامل ہوتا ہے، جیسا کہ ترمذی شریف کی حدیث میں وارد ہے:

صحابہ کرام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آیا جب کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو ملے تو کیا وہ اس کے لیے جھك جائے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" نہیں "

اور اس لیے بھی کہ رکوع اور سجود اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کے لیے کرنا جائز نہیں "

دیکھیں: مجموع الفتاوی (1 / 377).

اگر آپ جانتے ہیں کہ جس شخص کو آپ اس ٹرینگ سنٹر میں شرکت کرنے کی دعوت دے رہے ہیں وہ کسی حرام یا

شرك کی کوئی قسم کا مرتکب ہو گا تو آپ کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں، چاہے وہ شخص بڑی عمر کا ہو یا بچہ ہو.

کیونکہ اس میں گناہ و معصیت میں معاونت ہوتی ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون کرتے رہو اور برائی و معصیت اور نافرمانی میں ایك دوسرے کاتعاون مت کرو المآئدۃ (2).

اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو ایسے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے جو اسے پسند ہیں، اور جن سے وہ راضی ہوتا ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .